ندوۃ المصنفین کی نئی کتاب

تاریخ ادبیات ایران (اردو)

مُصنّفہ

ڈاکٹر رضا زادہ شفق پروفیسر ادبیات تہران یونیورسٹی - تہران - ایران

مترجم

سید مبارز الدین رفعت ایم - اے (عثمانیہ) حیدرآباد - دکن

از

(پروفیسر ہیرا لال چوپڑہ ایم - اے - کلکتہ یونیورسٹی)

یوں تو ادبیات ایران پر ہر زبان میں کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن کی وساطت سے ایران کا ادب دنیا بھر کے ادب کے ذخیروں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے اور جن میں مشہور مستشرق پروفیسر براؤن کی چار جلدوں میں انگریزی کی کتاب ایک تاریخی کارنامہ ہے جو ان کی چالیس سالہ ادبی کاوش کا نتیجہ ہے اور اس کے ماورائے شعر العجم کے پانچ حصص مصنفہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی نیز شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد کی سخندان پارس بھی اسی زمرے کی اہم کڑیاں ہیں لیکن جو بات کہ ڈاکٹر رضا زادہ شفق نے اپنی جامع اور مانع کتاب میں پیدا کی ہے وہ کسی اور تاریخ میں نہیں آسکی - ایران کی قبل از تاریخ زمانے کی ادبی پژوہش کو لے کر ایران کے ادب کا ڈھانچہ کھڑا کیا گیا ہے اور ما بعد کا بتدریج ارتقاء فارسی زبان کو کن صلاحیتوں سے پُر کر کے زبانوں کے بازار میں لاکر کھڑا کر دیتا ہے اس ساری حکایت کو نہایت دل پذیر انداز سے ڈاکٹر شفق نے فارسی میں ادا کیا - براؤن کی کتاب ۱۹۲۰ء تک ختم ہو جاتی ہے - شعر العجم میں فقط فارسی شعر پر بحث کی گئی ہے سخندان پارس میں

فارسی الفاظ کی ساخت کے متعلق لکھا گیا ہے لیکن کتاب زیرِ نظر میں ادبیات ایران کے سب پہلوؤں پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ کتاب کی مقبولیت کی یہ کافی دلیل ہے کہ ایران کی وزارت معارف یا تعلیم نے اسے سکولوں اور کالجوں کے لئے نصاب مقرر کیا ہے اور اس کے کئی ایڈیشن چھپ کر بک چکے ہیں۔

مدت سے ہندستان میں یہ محسوس کیا جاتا تھا کہ کوئی ایسی ہی بلند پایہ کتاب اس مضمون کی اُردو میں شائع ہونی چاہیئے۔ لیکن حالات کی نامساعدت کو دیکھ کر کوئی شخص اس میدان میں گامزن ہونے کو تیار نہ تھا۔ انگریزی زبان میں دو تین نصابچے تیار ہوئے لیکن اس سے عاشقانِ فارسی کی تشنگی فرو نہ ہو سکتی تھی۔ ندوۃ المصنفین ہر اُردو داں کے تشکر یے کی مستحق ہے کہ اس ادارے نے ایک ایسی گراں مایہ کتاب اپنے سلسلۂ مطبوعات میں شائع کی ہے جس کی قدر و قیمت مصدقہ اور مسلمہ ہے۔ بہترین لکھائی چھپائی کے ساتھ نہایت واجبی قیمت پر ایران کے ادبیات کی پوری تاریخ کو پڑھنے والوں کو دے دیا ہے۔ ابتدائی دور سے لے کر زمانہ معاصر تک کی فارسی نظم و نثر پر مثالیں دے کر بحث کی گئی ہے۔ ہر شاعر کے اور ہر مصنف کے پورے حالات کے ساتھ اس کے کلام یا تصنیف کا نمونہ بھی دیا گیا ہے جس سے پڑھنے والوں کو اس کے اندازِ تحریر یا اسلوب کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ اس مضمون پر اس سے بہتر کتاب ابھی تک شائع نہیں ہو سکی ہے۔ ہندوستانی شعرا اور نثر نویسوں کے حالات بھی مندرج ہیں۔ سید مبارز الدین صاحب رفعتؔ پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے ایک مستقل ادبی خدمت سرانجام دی ہے کہ اس بیش بہا کتاب کا اردو ترجمہ کر کے اردو دانوں کو ممنونِ احسان کیا ہے۔ ترجمہ کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ تسلسل اور روانی کو کہیں ٹوٹنے نہ دے اور رفعتؔ صاحب نے اس چیز کو ملحوظ رکھا ہے کہ کہیں بھی سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے۔

ہندوستان کی تمام زبانوں نے فارسی زبان سے اس قدر استفادہ حاصل کیا ہے کہ آج فارسی کے الفاظ بنگالی، گجراتی، پنجابی، مراٹھی اور دیگر زبانوں میں بافراط پائے جاتے ہیں اور اُردو تو فارسی کے سائے میں ہی پلی اور بنی ہے لہذا ہندوستان میں فارسی ادب کو بہت زیادہ اہمیت حاصل رہی ہے

آج سے ربع صدی پیشتر ہندوستان کی ابتدائی تعلیم فارسی کی گلستاں بوستاں نیز شاہنامہ سکندر نامہ، مثنوی مولانا روم، حافظ اور عمر خیام سے شروع کی جاتی تھی چنانچہ ہر وہ شخص جو تعلیم یافتہ کہلاتا تھا اس زبان کی خوشہ چینی پر فخر اور ناز کرتا تھا۔ دنیا کے ادب میں کوئی بھی ایسی زبان نہیں ہے جس میں مندرجہ بالا شعراء کے کلام کا ترجمہ نہ کیا گیا ہو لہٰذا ان کے حالات، اردگرد کا ماحول، ایران کے ادب کی ہمہ گیری ان سب باتوں کے مطالعہ پر اس شخص کے لئے لازم ہے جو اپنے آپ کو مہذب اور متمدن کہلانا چاہتا ہے۔

اس کے علاوہ آج بھی فارسی میں چاشنی اور شیرینی دیگر زبانوں سے بڑھ چڑھ کر ہے اور فارسی ادب کی تاریخ اپنی وسعت نظر اور فراخ حوصلگی کو ظاہر کرتی ہے کیوں کہ اسلام سے قبل ایران کی زبان الگ اس کا دین الگ اس کا تمدن الگ تھا لیکن اسلام کی آمد سے ایران کی زبان میں عربی کا وہ خوشگوار پیوند لگا اور ایرانیوں نے اس جذب اور شوق سے اسلام اور عربی زبان کو حاصل کیا کہ عربوں کو مات کر دیا۔ دنیائے ادب میں ایک نئے دین کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ایک نئی زبان بھی پیدا ہوئی اور اس نے اپنی صلاحیت اور ہمہ گیری کا سکہ ہر شخص کے دل پر بٹھا دیا۔ آج فردوسی، نظامی، سعدی، جامی، رومی، حافظ، عطار، خیام اور ہندوستان میں ابوالفضل، فیضی، امیر خسرو، بیدل، غالب، برہمن، عرفی، نظیری، ظہوری، صائب اور اقبال نیز گرامی جیسے شعراء نے دنیائے شعر میں اپنی جدت سے ایک تہلکہ مچا دیا۔ جس پر ایران کے علاوہ ہند و پاکستان کو بجا طور پر ناز ہے۔

کتاب زیر نظر سید مبارز الدین صاحب رفعت کے عشقِ ایران کی بین دلیل ہے جنہوں نے بہت کاوش سے اس کا اس قدر سلیس اور صحیح ترجمہ کر کے ادبیاتِ عالم پر ایک احسان کیا ہے۔

ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں میں ایم۔ اے تک فارسی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بی۔ اے اور آنرز نیز ایم۔ اے کے امتحانات کے لئے یہ کتاب بہترین نصاب کا کام دے سکتی ہے۔ اردو کے امتحانات میں بھی اگر اس کتاب کو شاملِ نصاب کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیوں کہ اس کی اردو

بھی معیاری اُردو ہے۔ اور اس کے لیے پروفیسر رفعت مستحقِ مبارک باد ہیں۔

ندوۃ المصنفین دہلی نے اس کتاب کی اشاعت سے ایک بہت بڑی ادبی خدمت سر انجام دی ہے کہ اس کو اتنے اعلیٰ معیار کے ساتھ چھاپ کر اس قدر ارزاں قیمت پر دینا منظور کیا ہے۔ کیوں کہ اصل فارسی کتاب نیوز پرنٹ پر ٹائپ سے چھپی ہوئی اس سے زیادہ قیمت پر فروخت ہوتی ہے۔ اصل کتاب کا کاغذ بوسیدہ، طباعت درمیانہ ہے لیکن اس ترجمہ کی کتابت اور طباعت نیز جلد اور خوبصورت گردپوش ہندوستانی طباعت کا ایک اعلیٰ کارنامہ ہیں۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت نہایت واجب ہے۔ اردو اور فارسی کے ہر طالب علم کے لئے اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بہتر ہو اگر ہماری وزارتِ تعلیم اس کی دو چار ہزار کاپیاں خرید کر مختلف لائبریریوں اور تعلیمی اداروں کو مہیا کرے۔ سفارت خانہ ایران کو بھی اس کتاب کی تقسیم کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

ضخامت ۵۶۰ صفحات بڑا سائز۔ کتابت، طباعت دیدہ زیب۔ کپڑے کی جلد اور گردپوش، قیمت مجلد نو (۹) روپے۔ بغیر جلد آٹھ روپے۔

العلم والعلماء

یہ جلیل القدر امام حدیث علامہ ابن عبد البر کی شہرۂ آفاق کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" کا نہایت صاف اور شگفتہ ترجمہ ہے۔ مترجم کتاب مولانا عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی اس دور کے بے مثال ادیب اور مترجم سمجھے جاتے ہیں، موصوف نے یہ ترجمہ حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کے ارشاد کی تعمیل میں کیا تھا ...... ندوۃ المصنفین سے شایع کیا گیا ہے۔ علم اور فضیلتِ علم کے بیان، اہل علم کی عظمت اور ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل پر خالص محدثانہ نقطۂ نظر سے آج تک کوئی کتاب اس مرتبہ کی شایع نہیں ہوئی، اس متبرک کتاب کی ایک ایک سطر سونے کے پانی سے لکھنے کے لائق ہے، ایک زبردست محدث کی کتاب اور ملیح آبادی صاحب کا ترجمہ موعظتوں اور نصیحتوں کے اس عظیم الشان دفتر کو ایک دفعہ ضرور پڑھیئے۔ صفحات ۳۰۰ بڑی تقطیع قیمت چار روپے آٹھ آنے۔
مجلد پانچ روپے آٹھ آنے